"اسلامی ورثے کی روشنی میں خواتین کے عصری مسائل امہات المؤمنین کی مرویات کی روشنی میں"

Contemporary Women's Issues in The Light of Islamic Heritage: A Study of The Narrations of The Mothers of The Believers

Anees Ul Rehman
PhD Scholar, Department of Islamic Studies,
Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Punjab, Pakistan.
Email: aneesrehman09@gmail.com
Dr. Muhammad Ayaz
Assistant Professor, Department of Islamic Studies,
Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Punjab, Pakistan.
Email: mayaz@gudgk.edu.pk

Abstract
Islam provides a complete code of life that addresses all aspects of human existence—spiritual, social, economic, and moral. One of the most debated subjects in contemporary society is the condition of women and the multifaceted challenges they face. From domestic violence, lack of access to education, economic dependency, and inheritance deprivation, to broader societal marginalization—these issues persist despite global progress in women's rights. In this context, the narrations and lives of the Mothers of the Believers (Ummahat al-Mu'mineen), the wives of the Prophet Muhammad (peace be upon him), offer deep insight and practical solutions. The Mothers of the Believers were not only the wives of the Prophet but also educators, spiritual guides, and active members of society. Their lives and narrations reflect the values of dignity, empowerment, and justice for women. These exemplary women provide a model for solving many contemporary problems facing Muslim women today. Khadijah bint Khuwaylid (RA), the first wife of the Prophet (PBUH), was a successful businesswoman, respected for her intellect and integrity. She managed a large trade enterprise and was known for her wealth and generosity. Her support—both emotional and financial—played a pivotal role in the early years of Islam. Her life challenges the notion that Islam restricts women from engaging in economic activities. In fact, it affirms that financial independence for women is not only permissible but honorable .Aisha bint Abi Bakr (RA), known for her sharp intellect and deep understanding of religious sciences, narrated over

2,000 hadiths. She played a central role in the transmission of knowledge and legal rulings. Her active participation in public discourse and education proves that women are capable and encouraged to seek and spread knowledge. This is a powerful response to modern limitations placed on women's education in some communities. Another inspiring figure is Umm Salamah (RA), known for her wisdom and advocacy for women’s rights. On several occasions, she questioned and consulted the Prophet (PBUH) regarding matters affecting women, which led to revelations in favor of women’s inclusion and rights. Her assertiveness demonstrates that Muslim women have the right to voice their concerns and participate in shaping community norms. These narrations offer more than historical anecdotes—they serve as guiding principles for contemporary Muslim women and societies. When understood and applied sincerely, the examples set by the Mothers of the Believers provide a framework where women are active contributors in society, well-educated, economically empowered, and treated with dignity. In conclusion, the life stories and narrations of the Mothers of the Believers are not confined to the pages of history. They are practical blueprints for addressing the socio-economic challenges of today’s Muslim women. Revisiting their wisdom considering contemporary struggles can illuminate a path that is both faithful to Islamic tradition and responsive to modern realities.

Keywords: Prophet Muhammad ﷺ, social, economic, moral, Ummahat al-Mu’mineen, women’s rights, Islamic tradition, modern realities

تعارف:

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسانی زندگی کے ہر پہلو کو اعتدال، عدل، اور حکمت کے ساتھ منظم کرتا ہے۔ عورت کی حیثیت اور اس کے حقوق کا تعین بھی اسلام نے نہایت جامع انداز میں کیا ہے، جس میں معاشی، معاشرتی، تعلیمی اور قانونی پہلو نمایاں طور پر شامل ہیں۔ جب ہم موجودہ دور پر نظر ڈالتے ہیں تو عورت، خاص طور پر مسلم عورت، مختلف معاشی و معاشرتی مسائل سے دوچار دکھائی دیتی ہے۔ یہ مسائل بسا اوقات مذہب سے لاعلمی، ثقافتی روایات کی غلط تشریح، یا جدید تقاضوں سے ہم آہنگ نظام کے فقدان کی بنا پر شدت اختیار کر لیتے ہیں۔ عصرِ حاضر میں عورت کی معاشی خودمختاری، تعلیم و تربیت، وراثتی حقوق، گھریلو تشدد، ازدواجی مسائل، اور سماجی کردار جیسے امور انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ اگرچہ اقوامِ متحدہ اور دیگر بین الاقوامی ادارے خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لیے کوشاں ہیں، تاہم مسلم دنیا میں ان مسائل کا حل محض مغربی ماڈلز کی پیروی سے ممکن

نہیں۔ بلکہ اس کے لیے اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر ایک جامع، معتدل اور ثقافتی لحاظ سے ہم آہنگ نقطۂ نظر اپنانا ناگزیر ہے۔ اس تناظر میں امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کا کردار نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ یہ عظیم خواتین نہ صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات تھیں، بلکہ علم، فہم، سماجی شعور، قیادت اور روایت سازی میں بھی اعلیٰ مقام رکھتی تھیں۔ ان کی مرویات، یعنی وہ احادیث اور واقعات جو انہوں نے روایت کیے یا جن میں وہ خود شریک رہیں، آج کے دور میں عورتوں کے مسائل کے حل کے لیے ایک قابلِ عمل نمونہ فراہم کرتی ہیں۔ اس تحقیق کا مقصد امہات المؤمنین کی مرویات کو عصرِ حاضر کے تناظر میں جانچنا ہے تاکہ دیکھا جا سکے کہ موجودہ معاشی و معاشرتی مسائل کا حل کس حد تک ان کے کردار و اقوال سے ممکن ہے۔ اس میں ہم حضرت خدیجہؓ کی تجارتی بصیرت، حضرت عائشہؓ کی علمی قیادت، حضرت ام سلمہؓ کی سیاسی فہم، اور دیگر امہات المؤمنین کی معاشرتی دانش کو بنیاد بنا کر جدید عورت کو درپیش مسائل کا تجزیہ کریں گے۔

یہ تحقیق درج ذیل سوالات کے گرد گھومتی ہے:

1. عصرِ حاضر میں مسلم خواتین کو کن بنیادی معاشی و معاشرتی چیلنجز کا سامنا ہے؟

2. امہات المؤمنین کی مرویات میں ان مسائل کے ممکنہ حل کس انداز میں موجود ہیں؟

3. ان اسلامی اصولوں کو آج کے جدید معاشروں میں کس طرح اطلاق پذیر بنایا جا سکتا ہے؟

اس ریسرچ آرٹیکل میں ہم تاریخی مرویات، حدیثی مصادر، اور فقہی تشریحات کی روشنی میں نہ صرف مسائل کی جڑوں کا تعین کریں گے بلکہ ان کا حل بھی اسلام کے اولین نمونوں سے اخذ کریں گے، تاکہ ایک ایسا ماڈل پیش کیا جا سکے جو نہ صرف اسلامی اصولوں سے ہم آہنگ ہو بلکہ عصری تقاضوں کو بھی پورا کرتا ہو۔

عصرِ حاضر میں خواتین کے معاشی و معاشرتی مسائل:

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں عورت کو مکمل عزت، احترام اور حقوق دیے گئے ہیں، مگر بدقسمتی سے عصرِ حاضر میں مسلم خواتین کو معاشی اور معاشرتی سطح پر متعدد چیلنجز کا سامنا ہے۔ ان چیلنجز کی نوعیت مختلف ممالک اور معاشرتی سیاق و سباق میں متفرق ہو سکتی ہے، مگر ان کا مجموعی اثر عورت کی ذاتی، خاندانی، اور قومی ترقی پر پڑتا ہے۔

1. معاشی مسائل

(ا) روزگار اور ملازمت کے مواقع:

عالمی سطح پر خواتین کو مردوں کے مقابلے میں روزگار کے کم مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ بین الاقوامی لیبر آرگنائزیشن (ILO) کی رپورٹوں کے مطابق، خواتین کی شراکت معیشت میں تو ہے، مگر غیر رسمی اور کم اجرت

والے شعبوں میں زیادہ ہے۔ مسلم معاشروں میں بعض اوقات مذہبی تعلیمات کی غلط تشریح یا ثقافتی قدغنیں خواتین کی ملازمت میں رکاوٹ بنتی ہیں۔(1)

(ب) تنخواہوں میں عدم مساوات:

ایک اہم مسئلہ "جینڈر پے گیپ" (Gender Pay Gap) ہے۔ خواتین کو اکثر وہی کام کرنے کے باوجود مردوں کے مقابلے میں کم تنخواہ دی جاتی ہے۔(2)

علاوہ ازیں اسلامی اصول کے مطابق، محنت کی بنیاد پر اجرت دی جانی چاہیے، جیسا کہ قرآن میں فرمایا گیا: "لَيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ"(3) (اور انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے)

(ج) وراثت میں کمی یا انکار:

اسلام نے عورت کو واضح وراثتی حق دیا ہے(3) بہت سے معاشروں میں اب بھی خواتین کو یا تو وراثت سے محروم کیا جاتا ہے یا انہیں دباؤ کے تحت اپنا حق معاف کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔

(د) مالی خود مختاری کی کمی:

کئی عورتیں معاشی طور پر دوسروں پر انحصار کرتی ہیں، جس کے نتیجے میں وہ فیصلہ سازی اور خود اعتمادی سے محروم رہتی ہیں۔ اسلام عورت کو مکمل مالی اختیار دیتا ہے جیسا کہ حضرت خدیجہؓ کی مثال ہمارے سامنے ہے جنہوں نے بطور کامیاب تاجر اپنا مالی نظم خود سنبھالا۔(4)

2. معاشرتی مسائل

(ا) تعلیم تک رسائی میں رکاوٹ:

اگرچہ کئی مسلم ممالک میں خواتین کی تعلیم میں بہتری آئی ہے، لیکن دیہی علاقوں میں اب بھی کئی لڑکیاں مکتب و مدرسہ سے محروم ہیں۔ اسلام میں تعلیم کو فرض قرار دیا گیا ہے: "طلب العلم فريضة على كل مسلم ومسلمة"(5)

(ب) کم عمری کی شادیاں اور ازدواجی دباؤ:

کچھ علاقوں میں آج بھی کم عمری کی شادی کا رواج ہے جو نہ صرف طبی، بلکہ نفسیاتی، تعلیمی اور سماجی نقصان کا سبب بنتی ہے۔ اسلام میں نکاح بلوغت اور رضامندی سے مشروط ہے۔(6)

(ج) گھریلو تشدد:

یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ گھریلو تشدد بہت سے مسلم گھروں میں موجود ہے، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت پر ظلم کو ناپسند فرمایا اور خود اپنی زندگی میں کسی زوجہ پر کبھی سختی نہ کی۔(7)

(د) سماجی کردار میں کمی:

کئی معاشروں میں عورت کو صرف گھریلو کردار تک محدود کر دیا جاتا ہے، حالانکہ حضرت عائشہؓ، حضرت ام سلیمؓ، اور دیگر خواتین نے تدریس، طب، فتویٰ اور سماجی مشورے کے میدانوں میں بھرپور کردار ادا کیا۔[8]

(ہ) فیصلہ سازی سے محرومی:

خاندانی اور سماجی فیصلوں میں عورت کی رائے اکثر نظر انداز کی جاتی ہے، جو نہ صرف اس کی خودمختاری کو متاثر کرتی ہے بلکہ خاندان اور معاشرے کی مجموعی ترقی کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔[9]

امہات المؤمنین کا تعارف اور ان کی مرویات کا اجمالی جائزہ:

اسلامی تاریخ میں امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن وہ ممتاز خواتین ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجیت اور ساتھ ہی امت کی "روحانی ماؤں" کا رتبہ عطا فرمایا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: "وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ"[10] (اور نبی کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں) ان خواتین نے نہ صرف گھریلو زندگی میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دیا بلکہ دین کی اشاعت، علم کی روایت، سماجی اصلاح، اور عورتوں کے حقوق کے تعارف میں کلیدی کردار ادا کیا۔ ان کی مرویات آج اسلامی فقہ، سیرت، اخلاقیات اور معاشرت کے لیے قیمتی خزانے کی حیثیت رکھتی ہیں۔

1. حضرت خدیجہؓ بنت خویلد:

حضرت خدیجہؓ نبی کریمؐ کی پہلی زوجہ اور پہلی مسلمان خاتون تھیں۔ آپ نہایت باوقار، ذہین، اور مالدار تاجرہ تھیں۔ آپ نے رسول اللہؐ کی دعوت پر سب سے پہلے ایمان لایا اور اپنی دولت و وسائل کو دین کی راہ میں خرچ کیا۔ ان کا کردار مسلم عورت کے لیے مالی خودمختاری اور سماجی وقار کا بہترین نمونہ ہے۔[11]

2. حضرت عائشہؓ بنت ابی بکر:

حضرت عائشہؓ علم، فہم، فصاحت اور حدیث کی روایت میں بے مثال حیثیت رکھتی ہیں۔ انہوں نے تقریباً 2210 احادیث روایت کیں، جو اسلامی قانون، عبادات، گھریلو زندگی، طب، اخلاق اور عورت کے سماجی کردار جیسے موضوعات کا احاطہ کرتی ہیں۔

آپؓ کا فرمان ہے:

"كنت أدخل البيت فأجده يقرأ، فأخرج من البيت كراهية أن أقطع عليه القراءة"[12]

حضرت عائشہؓ کا علمی کردار اس بات کا ثبوت ہے کہ عورت علمِ دین میں مردوں کے برابر بلکہ بعض اوقات فوقیت رکھتی ہے۔

3. حضرت ام سلمہؓ (ہند بنت ابی امیہ)

حضرت ام سلمہؓ علم و رائے میں پختہ، فصاحت و بلاغت میں ممتاز، اور سیاسی شعور رکھنے والی خاتون تھیں۔ آپ نے کئی اہم مواقع پر نبی کریمؐ کو رائے دی، جنہیں رسول اللہؐ نے قبول فرمایا۔ حدیبیہ کے موقع پر ان کی حکمت بھری رائے نے صحابہ کے غم و اضطراب کو امن و رضا میں بدل دیا۔(13)

4. حضرت زینبؓ بنت جحش، حضرت صفیہؓ، حضرت میمونہؓ، حضرت سودہؓ، حضرت حفصہؓ:

ان تمام ازواجِ مطہرات نے مختلف زاویوں سے نبی کریمؐ کی زندگی کا مشاہدہ کیا اور ان کی روایات نے ہمیں نبی کریمؐ کے نجی اور سماجی پہلوؤں کی تفصیلات فراہم کیں۔

اُن تمام مرویات میں ہمیں عورت کی تعلیم، عبادات، حقوق، ازدواجی زندگی، مالی تصرف، اور سماجی خدمات سے متعلق قیمتی رہنمائی ملتی ہے۔

احادیث کی مرویات کی خصوصیات:

زیادہ تر امہات المؤمنین کی روایات خواتین کے مخصوص مسائل سے متعلق ہوتی ہیں، جو عورت کی دنیا اور دین کو متوازن بنانے میں مددگار ہیں۔ علاوہ ازیں ان مرویات میں گھریلو حکمت، زوجین کے تعلقات، مالی تصرفات، فلاحی خدمات، اور علم و تدریس جیسے موضوعات نمایاں ہیں۔

امہات المؤمنین کی مرویات کی روشنی میں مسائل کا حل:

اسلام میں عورت کی اہمیت کو ہر پہلو سے تسلیم کیا گیا ہے، اور امہات المؤمنین کی مرویات میں عورت کے معاشی و معاشرتی مسائل کا حل واضح طور پر موجود ہے۔ ان عظیم خواتین کے عملی نمونوں اور ان کی مرویات سے ہم عصرِ حاضر کی خواتین کے مسائل کے حل کے لیے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

1. معاشی مسائل کا حل

(ا) حضرت خدیجہؓ کی تجارتی بصیرت:

حضرت خدیجہؓ کی زندگی کا سب سے اہم پہلو ان کا معاشی کردار تھا۔ آپؓ نے نہ صرف اپنی کاروباری سلطنت قائم کی بلکہ نبی کریم ﷺ کی پہلی حمایت بھی کی۔ حضرت خدیجہؓ کا کردار یہ ثابت کرتا ہے کہ عورت کو مالی طور پر خود مختار ہونے کا مکمل حق ہے۔ ان کی زندگی کا یہ پہلو موجودہ دور میں خواتین کی مالی خود مختاری کے حوالے سے

ایک مثالی نمونہ ہے۔ اس حوالے سے حدیث رسول اللہ ﷺ میں بھی خواتین کو مالی آزادی دی گئی ہے، جیسے سورۃ النساء میں ارشاد ہے: "لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ"[14] (مردوں کے لیے بھی اس مال میں حصہ ہے جو والدین اور رشتہ دار چھوڑ جائیں اور عورتوں کے لیے بھی اس مال میں حصہ ہے جو والدین اور رشتہ دار چھوڑ جائیں)

یہ آیت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ خواتین کو اپنے مالی حقوق سے کسی صورت محروم نہیں رکھا جائے، اور ان کا مالی کردار کسی بھی صورت میں کمزور نہ پڑے۔

(ب) حضرت عائشہؓ کی علم و فتویٰ میں شرکت:

حضرت عائشہؓ نے نہ صرف علم میں بلکہ فقہ میں بھی نمایاں خدمات انجام دیں۔ آپ نے بہت سی احادیث روایت کیں اور دین کے پیچیدہ مسائل پر فتویٰ دیا۔ حضرت عائشہؓ کی مثال اس بات کی غماز ہے کہ عورت نہ صرف ایک اچھے رشتہ دار یا ماں بن سکتی ہے، بلکہ وہ دین کی رہنمائی دینے والی ایک عالمی شخصیت بھی بن سکتی ہے۔ آپؓ کی تعلیمات سے یہ سبق ملتا ہے کہ خواتین کو معاشی خود مختاری کے ساتھ ساتھ تعلیمی اور فکری آزادی بھی حاصل ہونی چاہیے تاکہ وہ معاشرے میں مثبت تبدیلی لا سکیں۔[15]

(ج) مالی معاملات میں حضرت ام سلمہؓ کا مشورہ:

حضرت ام سلمہؓ نے مالی معاملات میں نہ صرف نبی کریم ﷺ کو مشورہ دیا بلکہ ایک بار آپؓ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ اگر عورت مال کی مالک ہو تو کیا اسے اس مال میں کسی سے مشورہ کرنا ضروری ہے؟ آپؓ کا یہ سوال عورتوں کی مالی خود مختاری کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ آپ کا کردار اس بات کا غماز ہے کہ خواتین کو نہ صرف مالی معاملات میں اختیار ہونا چاہیے بلکہ ان کی رائے کو بھی اہمیت دی جانی چاہیے۔[16]

2. معاشرتی مسائل کا حل

(ا) تعلیم و علم کی اہمیت:

حضرت عائشہؓ کا علمی کردار اور آپ کا فقہ میں اتھارٹی کا درجہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اسلام میں خواتین کو علم حاصل کرنے کا مکمل حق حاصل ہے۔ حضرت عائشہؓ نے اپنی ذہانت اور فقاہت سے علمی و دینی مسائل پر گہرا اثر ڈالا۔ آپ کی تعلیم و تربیت کا مقصد محض اس امت تک علم کو پہنچانا تھا۔ آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ تعلیم اور علم ہی وہ بنیادی ہتھیار ہیں جو خواتین کو معاشرتی ترقی میں آگے بڑھنے کی صلاحیت فراہم کرتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں یہ پیغام ملتا ہے کہ خواتین کو ہر سطح پر تعلیم حاصل کرنی چاہیے تاکہ وہ اپنے معاشرتی و اقتصادی مسائل کا حل خود تلاش کر سکیں۔[17]

(ب) گھریلو تشدد کے خلاف حضرت ام سلمہؓ کا موقف:

حضرت ام سلمہؓ نے ایک بار نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ اگر کسی عورت کو اس کے شوہر کی جانب سے تکلیف دی جائے تو وہ کیا کرے؟ حضرت ام سلمہؓ کا یہ سوال اور اس پر نبی کریم ﷺ کا جواب اس بات کا غماز ہے کہ اسلام میں خواتین کے حقوق کا تحفظ انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ آج کے دور میں جب گھریلو تشدد ایک سنگین مسئلہ ہے، حضرت ام سلمہؓ کا یہ سوال اور اس پر عمل کرنے کی دعوت معاشرتی مسائل کے حل میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اسلامی معاشرے میں ہر فرد کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ اپنے حقوق کا تحفظ کرے، اور یہ اصول آج بھی خواتین کے حقوق کے تحفظ کی بنیاد بن سکتا ہے۔[18]

(ج) ازدواجی تعلقات میں حضرت عائشہؓ کا کردار:

حضرت عائشہؓ کی زندگی میں ہمیں ازدواجی تعلقات کے حوالے سے بے شمار ہدایات ملتی ہیں۔

آپؓ نے نبی کریم ﷺ سے اپنے تعلقات میں محبت، احترام، اور تعاون کا بہترین نمونہ پیش کیا۔ آپؓ کی زندگی میں ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ازدواجی تعلقات میں بھی دونوں طرف سے عزت و احترام اور تعاون کی فضا ہونی چاہیے۔ یہ بات آج کے معاشرتی مسائل میں اہمیت رکھتی ہے کیونکہ بہت سے معاشروں میں خواتین کو اپنے شوہروں کے ساتھ غیر مساوی تعلقات کا سامنا ہوتا ہے۔ اسلام کا پیغام یہ ہے کہ مرد اور عورت کے درمیان تعلقات میں برابری، محبت اور حمایت کا اصول ہونا چاہیے[19]

مرویات کے عملی اطلاقات (Contemporary Application):

اسلامی معاشرتی اصول اور امہات المؤمنین کی مرویات کو اگر ہم عصرِ حاضر کے معاشی و معاشرتی مسائل کے حل میں عملی طور پر اپنانا چاہیں تو ہمیں ان کی تعلیمات کو جدید دنیا کے تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنا ضروری ہوگا۔

امہات المؤمنین کی زندگی سے ہمیں نہ صرف دین و دنیا کی توازن کا سبق ملتا ہے بلکہ یہ بھی سکھایا جاتا ہے کہ عورت کو معاشرتی، اقتصادی اور دینی طور پر کس طرح مضبوط اور خود مختار بنایا جا سکتا ہے۔

1. معاشی خود مختاری کے لیے عملی اقدامات:

(ا) حضرت خدیجہؓ کا کاروباری کردار:

حضرت خدیجہؓ کی تجارتی کامیابی اور نبی ﷺ کے ساتھ کاروباری شراکت داری ایک اہم سبق ہے کہ خواتین کو معاشی خود مختاری دی جائے۔ عصرِ حاضر میں اس سبق کو اپنانا ضروری ہے تاکہ خواتین کو مالی لحاظ سے خود کفیل بنانے کے لیے مواقع فراہم کیے جا سکیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خواتین کو کاروباری تربیت، قرض کی

سہولتیں اور مارکیٹ تک رسائی فراہم کی جائے تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں کو بھرپور طریقے سے استعمال کر سکیں۔ اگر ہم خواتین کو ان کے کاروباری ومالی حقوق میں مزید آزادی اور سہولتیں فراہم کریں تو وہ نہ صرف اپنے خاندان کی اقتصادی حالت کو بہتر بنا سکتی ہیں بلکہ معاشرتی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔(20)

(ب) مائیکروفنانس اور خواتین کے مالی حقوق:

حضرت خدیجہؓ کی مالی خود مختاری کی روشنی میں، آج کے معاشی نظام میں خواتین کے لیے مائیکروفنانس پروگرامز اور بغیر سود کے مخصوص قرضے فراہم کیے جاسکتے ہیں تاکہ وہ کاروبار شروع کر سکیں۔ یہ اس بات کو یقینی بنائے گا کہ خواتین نہ صرف معاشی لحاظ سے آزاد ہوں بلکہ وہ اپنے خاندان کی اقتصادی حالت کو بہتر بنا کر ملک کی مجموعی معیشت میں حصہ ڈال سکیں۔(21)

2. تعلیم اور علم کے فروغ کے لیے عملی اقدامات:

(ا) حضرت عائشہؓ کی علمی خدمات:

حضرت عائشہؓ کی علمی خدمات اور ان کی وسیع تعلیم اس بات کا غماز ہے کہ خواتین کو علم حاصل کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔ اُس وقت کی مسلم معاشرت میں بھی خواتین کو اس بات کا مکمل حق حاصل تھا کہ وہ اپنے علم کو بڑھائیں اور اسے دوسروں تک پہنچائیں۔ آج کے دور میں بھی یہ ضروری ہے کہ خواتین کو ہر سطح پر تعلیم حاصل کرنے کا موقع دیا جائے۔ تعلیمی اداروں میں خواتین کے لیے خصوصی اسکالرشپس، تکنیکی تربیت، اور مختلف پیشوں میں خواتین کی شرکت بڑھانے کے لیے پالیسی سازی کی جائے تاکہ وہ معاشرتی ترقی میں حصہ لے سکیں۔

(ب) آن لائن تعلیم اور خواتین کی تعلیم:

آج کے دور میں آن لائن تعلیم ایک اہم وسیلہ ہے جو خواتین کو گھر بیٹھے تعلیم حاصل کرنے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ حضرت عائشہؓ کی علمی شخصیت کو مد نظر رکھتے ہوئے، ہمیں خواتین کے لیے آن لائن کورسز، ویبنارز، اور تعلیمی ویب سائٹس کے ذریعے علم تک رسائی فراہم کرنی چاہیے تاکہ وہ کسی بھی جغرافیائی یا معاشی رکاوٹ کے بغیر تعلیم حاصل کر سکیں۔(22)

3. سماجی مسائل کے حل کے لیے عملی اقدامات

(ا) حضرت ام سلمہؓ کی حکمت:

حضرت ام سلمہؓ نے نہ صرف سیاسی مسائل پر اپنی رائے دی بلکہ گھریلو تشدد اور عورتوں کے حقوق کے حوالے سے بھی اپنی آواز بلند کی۔ ان کی زندگی اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ عورتوں کے حقوق کا تحفظ ضروری

ہے اور انہیں اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھانے کا پورا حق حاصل ہے۔ آج کے معاشرے میں ہمیں عورتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے قوانین کی سختی سے پابندی کرنی چاہیے۔ گھریلو تشدد کے خلاف قوانین، جنسی ہراسانی کے خلاف پالیسیاں اور خواتین کے لیے مشاورت کی خدمات فراہم کرنی چاہیے تاکہ وہ اپنے حقوق کے بارے میں آگاہ ہوں اور انہیں حاصل کرنے کے لیے قدم اٹھا سکیں۔[23]

(ب) خواتین کی قیادت:

حضرت ام سلمہؓ اور حضرت عائشہؓ کی مثالیں اس بات کی غماز ہیں کہ خواتین میں قیادت کی صلاحیت ہوتی ہے۔ عصرِ حاضر میں خواتین کو قیادت کے مختلف شعبوں میں بھرپور نمائندگی دینے کی ضرورت ہے۔ سیاسی، سماجی اور اقتصادی اداروں میں خواتین کی نمائندگی بڑھانے سے نہ صرف ان کی فلاح و بہبود ممکن ہوگی بلکہ معاشرتی سطح پر بھی مثبت تبدیلیاں آئیں گی۔[24]

4. ازدواجی تعلقات میں برابری کے فروغ کے لیے عملی اقدامات:

(ا) حضرت عائشہؓ اور حضرت سودہؓ کے ازدواجی تعلقات:

حضرت عائشہؓ اور حضرت سودہؓ کے نبی ﷺ کے ساتھ ازدواجی تعلقات میں ایک دوسرے کے حقوق کا احترام، محبت اور تعاون ایک بہترین نمونہ ہے۔ اسلامی تعلیمات میں دونوں میاں بیوی کے حقوق کا تعین کیا گیا ہے۔ عصرِ حاضر میں اس بات کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے کہ دونوں شریک حیات ایک دوسرے کے ساتھ احترام، تعاون، اور شراکت داری کے اصولوں پر زندگی گزاریں۔ خاندانوں کی کامیابی کے لیے معاشرتی سطح پر بھی ایسی ورکشاپس اور تربیتی پروگرامز کا انعقاد کیا جانا چاہیے جو میاں بیوی کے تعلقات میں محبت، احترام اور فہمی کے اصولوں کو اجاگر کریں۔[25]

5. خواتین کے لیے ہنر مندی کے مواقع:

حضرت خدیجہؓ اور حضرت عائشہؓ کی زندگی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ عورتوں کے لیے ہنر مندی اور کاروباری تعلیم بہت اہم ہے۔ عصرِ حاضر میں خواتین کے لیے مختلف ہنر سیکھنے کے مواقع فراہم کرنے سے نہ صرف ان کی ذاتی ترقی ہوگی بلکہ وہ معاشی طور پر بھی مضبوط ہو سکیں گی۔

نتیجہ:

عصرِ حاضر میں خواتین کے معاشی اور معاشرتی مسائل کا حل محض قوانین اور پالیسیز میں نہیں بلکہ ان کی ذہنی، فکری اور معاشی خود مختاری میں بھی مضمر ہے۔ امہات المؤمنین جنہوں نے اپنی زندگیوں میں متوازن

معاشی، سماجی اور دینی اصولوں کو اپنایا، ہمیں یہ سکھاتی ہیں کہ عورتیں نہ صرف اپنے خاندان بلکہ پورے معاشرے کی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ ان عظیم خواتین نے نہ صرف گھریلو زندگی کو بہتر بنایا بلکہ اسلامی معاشرت میں عورتوں کے حقوق کو بھی مستحکم کیا۔ حضرت خدیجہؓ کی مالی خود مختاری، حضرت عائشہؓ کا علم و فقہ میں کمال، حضرت ام سلمہؓ کا سماجی شعور اور حضرت سودہؓ اور دیگر ازواجِ مطہرات کا محبت بھرا ازدواجی تعلقات میں تعاون، ان سب کا پیغام یہ ہے کہ عورت کو ہر پہلو سے مضبوط اور خود مختار بنانے کی ضرورت ہے۔ ان کی مرویات میں موجود عملی حکمت کے ذریعے ہم عصرِ حاضر کی خواتین کے معاشی و معاشرتی مسائل حل کر سکتے ہیں۔ اگر ہم ان مرویات کو عملی طور پر اپنائیں، تو معاشرتی سطح پر عورتوں کے لیے معاشی، تعلیمی اور سماجی مواقع فراہم کر سکتے ہیں جو نہ صرف ان کے ذاتی فائدے کے لیے ہوں گے بلکہ پورے معاشرے کے لیے فائدہ مند ہوں گے۔ عورتوں کو مالی طور پر خود مختار بنانے کے لیے ان کی تعلیم، کاروباری تربیت، اور قیادت میں شامل کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح گھریلو تشدد، جنسی ہراسانی، اور ازدواجی تعلقات میں مساوات کے حوالے سے بھی عملی اقدامات ضروری ہیں۔ امہات المؤمنین کی تعلیمات ہمیں بتاتی ہیں کہ اسلام نے خواتین کو صرف حقوق نہیں دیے بلکہ انہیں اپنے انفرادی اور اجتماعی کردار کو ادا کرنے کی مکمل آزادی بھی دی۔ آج کے دور میں اس کو اپنانے سے ہم خواتین کی فلاح و بہبود کو یقینی بنا سکتے ہیں اور ایک متوازن، عادلانہ اور ترقی یافتہ معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ عصرِ حاضر میں جہاں کہیں بھی خواتین کے حقوق کے حوالے سے قانونی سُقم موجود ہے اُسے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں درست کیا جائے تاکہ عملاً خواتین کے حقوق کا پورا احترام ممکن ہو سکے۔

1۔ International Labour Organization، Women and Men in the Informal Economy: A Statistical Picture، تیسرا ایڈیشن (جنیوا: ILO، 2023)، https://www.ilo.org/wcmsp5/groups/public/---dgreports/-stat/documents/publication/wcms_626831.pdf -- رسائی 12 اپریل 2025

2۔ Blau, Francine D., and Lawrence M. Kahn. "The Gender Wage Gap: Extent, Trends, and Explanations." Journal of Economic Literature 55, no. 3 (2017): 789–865

3۔ القرآن، (النجم:39)

4۔ الطبقات الکبریٰ، ابن سعد، جلد2، صفحہ 33

5۔ ابن ماجہ، 845

6۔ UNICEF. (2020). Child Marriage: Latest trends and future prospects. www.unicef.org

7 ۔ World Health Organization. (2021). Violence against women prevalence estimates, 2018. Retrieved from https://www.who.int

8 ۔ ابنِ ہشام، السیرۃ النبویہ، جلد1 صحیح بخاری، حدیث:3815

9 ۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد4 صحیح بخاری، حدیث نمبر:2731

10 ۔(الأحزاب:6)

11 ۔ الزرقانی علی المواہب اللدنیہ، جلد1، صفحہ126

12 ۔ مسند احمد1101

13 ۔ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ابن عبد البر، جلد4، صفحہ449

14 ۔ القرآن: سورہ النساء، آیت7

15 ۔ الطبقات الکبریٰ، ابن سعد، جلد8، صفحہ65

16 ۔ الطبقات الکبریٰ، ابن سعد، جلد8، صفحہ223

17 ۔ مسند احمد, 1312

18 ۔ سنن ابن ماجہ1851

19 ۔ صحیح بخاری، حدیث نبر:5158

20 ۔ سیرت ابن ہشام، جلد1، ص:178

21 ۔ البقرۃ2:278–279

22 ۔ القرآن، العلق 96 :1-5

23 ۔ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ابن عبد البر، جلد4، صفحہ449

24 ۔ ایضاً

25 ۔ صحیح بخاری، حدیث نبر:5212